مئی ۱۹۹۷ء کے شمارے میں شامل پادری عنایت - ایس - مل کا مقالہ "انٹر نیشنل کونسل آف کرسچین چرچز آف پاکستان - گوجرانوالہ" نے کتابچے کی صورت میں بھی شائع کیا تھا، نیز یہ مقالہ ڈاکٹر محمد نادر رضا صدیقی کی تالیف "پاکستان میں مسیحیت" [مسلم اکادمی - لاہور (۱۹۷۹ء)] کے حصّہ اول میں تقریباً پورا نقل کیا گیا ہے۔ (صفحات ۱۱-۱۱۶)

ماہنامہ "کلامِ حق" (گوجرانوالہ) نے ۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۱ء کے درمیان "نظر ثانی شدہ معیاری ترجمہ" پر کچھ تنقیدی مقالات شائع کیے تھے۔ پادری خورشید عالم کا مقالہ — "مقدّس کتاب کی کانٹ چھانٹ اور موجودہ امریکن ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن پر تبصرہ" [کلامِ حق، جلد ۴، شمارہ ۸ (اپریل ۱۹۶۹ء)، صفحات ۳-۱۴] بالخصوص اہم ہے۔

"نظر ثانی شدہ معیاری ترجمہ" کے حامیوں کا نقطۂ نظر بھی "کلامِ حق" میں پیش کیا گیا تھا۔ [اس مقصد کے لیے دیکھیے: آر - پارک جانسن، بائیبل کے ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن کی بابت حقیقتِ حال، کلامِ حق، جلد ۴، شمارہ ۹ (مئی ۱۹۶۹ء)، صفحات ۲۵-۲۶]

مولانا عبداللطیف مسعود نے اپنے کتابچے "تحریفِ بائبل بزبان بائبل" [ڈسکہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ] میں بھی "نظر ثانی شدہ معیاری ترجمہ" کے حوالے سے "متی کی انجیل" میں ترمیم و تنسیخ کا ذکر کیا ہے۔

سلیم منصور خالد

"جون ۱۹۹۷ء کے شمارے کے ادارتی نوٹ میں میرے شفیق استاد ڈاکٹر محمد اسلم رانا کا ذکرِ خیر آیا۔ پروفیسر صاحب جون ۱۹۹۶ء میں انتقال فرما گئے۔ وہ پنجاب یونیورسٹی، شعبہ پنجابی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پنجابی ادب میں بہت سی تحقیقی اور تخلیقی کتب کے مصنّف تھے۔

پنجابی میں اُن کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ جوشوا فضل الدین کے احوال و آثار پر مبنی ہے۔ استاد محترم وسائل کی کم یابی کے باعث اپنا مقالہ شائع نہ کر سکے، البتہ عیسائی ناشرین کی جانب سے اُنہیں اس مقالے کی اشاعت کی پیش کش ہوئی، لیکن اُن کی پیشگی شرائط یہ تھیں کہ جوشوا پر تنقیدی حصّہ اور جداگانہ انتخاب کا حوالہ حذف کر دیا جائے۔ پروفیسر رانا اس بات کے لیے ہرگز تیار نہ تھے کہ مسیحی ناشرین کی مرضی کے مطابق مقالے کی tailoring کرتے۔ اِس مقالے کا موضوع بنیادی طور پر جوشوا کی ادبی خدمات کا جائزہ ہے، تاہم ان کی سیاسی و سماجی خدمات پر بھی بامعنی نگاہ ڈالی گئی ہے۔

یاد رہے کہ جوشوا فضل الدین نے جداگانہ انتخاب کے حق میں جو کتاب انگریزی میں مرتب کی تھی، اس پر اُنہوں نے جماعت اسلامی پاکستان کے امیر سیّد ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم سے تقریظ لکھوائی تھی۔"